

مفتی کہتے ہوئے انویجائی نہیں
کیسے علم ہیں کہ اس عالم سے ہیں یہ برکات
افرا انی نگاہوں میں ہمارا کام ہے
یہ خیال اللہ اکبر کس قدر ہے ناکار
دشمنو ہا ہم سی راہیں بڑھیں میں مفتی
کیا کروں گے تم ہماری نیستی کا انتظار
یا دل پر یہ چٹائی ہے یہ شوق کا نشان
اب تو انھیں بندین دیکھتے پھر انجائے

میں اگر کاذب ہوں گدازوں کی دیکھوں گا سزا
پر اگر صادق ہوں پھر کیا عذر ہے روز شمار
ہے کوئی کاذب جہاں میں لاؤ لوگو کچھ نظیر
میرے جیسی جسکی تائیدیں ہوئی ہوں بار بار
اسقدر نصرت کہاں ہوتی ہے اکتذاب کی
کیا تمہیں کچھ ڈر نہیں ہے کرتے ہو ثبوت و
لے مکذب کوئی اس تکذیب کا ہے انتہا
کنک تو خوں شیطان کو کرے گا اختیار

کیا کہوں دنیا کے گونگو کو کیسے سو گئے
 کیا کہوں عشق سے غفلت اور افاق سے بیار
 کھنڈرِ عشق سے بھی مٹے ہیں پہاڑ
 گدگدائی سے تلواریں سے گونگو کی قطار
 ترے کے اک نشہ سہو بانی کو گونگو کر دیا
 بگدائی کے تمہیں مجھوں و اندھا کر دیا
 ورنہ تھے میری صداقت پر ایمان میں شمار
 دیکھ کر گونگو کیے دل میں خون ہو گیا
 قصہ کرتے ہیں کہ ہو یا بال درخشاں پور

۱۹۲۵ء
احمدی جنتی

عہد مبارک

عالي حضرت ميرزا بشير الدين محمود احمد خليفه المسيح ثاني ايد الله بنصره العيزه

مرتبہ

خاکسار محمد یامین تاجر کتب قادیان

احمدی جنتی کا آٹھواں سال

بہتمام حافظ مبین الحق۔ محمد یاسین، مہتمم احمدیہ کتب خانہ قادیان

ایکروپہ کی آٹھ کتابیں

ماہ نومبر ۱۹۲۲ء

قیمت ۱۰۴

وزیر ہند پر ایس امرت سر میں باہتمام بجائی بہادر سنگھ میخو پر نیکو چھبا

ہزاروں آدمی تیرے پروں کے نیچے ہیں۔ تو ہر ایک بلا سے بچایا جائے گا۔ (الہامی حضرت شیخ محمد ولی علیہ السلام)

فہرست تعطیلات عدالتہائے پنجاب سال ۱۹۲۹ء

نام تیمار	تاریخ انگریزی	تاریخ ہندی	یوم تعطیل	تعداد تعطیل	نام تیمار	تاریخ انگریزی	تاریخ ہندی	یوم تعطیل	تعداد تعطیل
جوہر دے	۱۸ جنوری	۳۰ جون	جمعرات	ایک یوم	جوہر دے	۱۸ جنوری	۳۰ جون	جمعرات	ایک یوم
سکونت کوٹ	۱۸ جنوری	۳۰ جون	جمعرات	ایک یوم	سکونت کوٹ	۱۸ جنوری	۳۰ جون	جمعرات	ایک یوم
لوہری	۱۸ جنوری	۳۰ جون	جمعرات	ایک یوم	لوہری	۱۸ جنوری	۳۰ جون	جمعرات	ایک یوم
بست پچی	۲۹ جنوری	۱۷ اگست	جمعرات	ایک یوم	بست پچی	۲۹ جنوری	۱۷ اگست	جمعرات	ایک یوم
چاند گربین	۹ فروری	۲۸ اگست	جمعرات	ایک یوم	چاند گربین	۹ فروری	۲۸ اگست	جمعرات	ایک یوم
مشہور انڑی	۲۱ فروری	۱۵ ستمبر	جمعرات	ایک یوم	مشہور انڑی	۲۱ فروری	۱۵ ستمبر	جمعرات	ایک یوم
ہولی	۱۸ مارچ	۱۷ اگست	جمعرات	ایک یوم	ہولی	۱۸ مارچ	۱۷ اگست	جمعرات	ایک یوم
شب رات	۱۰ مارچ	۱۷ اگست	جمعرات	ایک یوم	شب رات	۱۰ مارچ	۱۷ اگست	جمعرات	ایک یوم
درگا اٹھی	۱۸ مارچ	۱۷ اگست	جمعرات	ایک یوم	درگا اٹھی	۱۸ مارچ	۱۷ اگست	جمعرات	ایک یوم
سباھی	۱۸ مارچ	۱۷ اگست	جمعرات	ایک یوم	سباھی	۱۸ مارچ	۱۷ اگست	جمعرات	ایک یوم
ایسٹن ہوٹل	۱۸ مارچ	۱۷ اگست	جمعرات	ایک یوم	ایسٹن ہوٹل	۱۸ مارچ	۱۷ اگست	جمعرات	ایک یوم
جمہور دار	۲۲ اپریل	۲۸ ستمبر	جمعرات	ایک یوم	جمہور دار	۲۲ اپریل	۲۸ ستمبر	جمعرات	ایک یوم
عید الفطر	۲۵ اپریل	۱ اکتوبر	جمعرات	ایک یوم	عید الفطر	۲۵ اپریل	۱ اکتوبر	جمعرات	ایک یوم
عید رکابی	۱۸ مئی	۲۸ ستمبر	جمعرات	ایک یوم	عید رکابی	۱۸ مئی	۲۸ ستمبر	جمعرات	ایک یوم
ایمپارٹوے	۲۲ مئی	۲۸ ستمبر	جمعرات	ایک یوم	ایمپارٹوے	۲۲ مئی	۲۸ ستمبر	جمعرات	ایک یوم
میلہ پانچواں	۲۶ مئی	۲۸ ستمبر	جمعرات	ایک یوم	میلہ پانچواں	۲۶ مئی	۲۸ ستمبر	جمعرات	ایک یوم
سالگرہ خیر سند	۳ جون	۲۸ ستمبر	جمعرات	ایک یوم	سالگرہ خیر سند	۳ جون	۲۸ ستمبر	جمعرات	ایک یوم
نہال گادھی	۳ جون	۲۸ ستمبر	جمعرات	ایک یوم	نہال گادھی	۳ جون	۲۸ ستمبر	جمعرات	ایک یوم

فہرست تعطیلات عدالتہائے متحدہ آگرہ بات سال ۱۹۲۹ء

نام تیمار	تاریخ انگریزی	تاریخ ہندی	یوم تعطیل	تعداد تعطیل	نام تیمار	تاریخ انگریزی	تاریخ ہندی	یوم تعطیل	تعداد تعطیل
جوہر دے	۱۸ جنوری	۳۰ جون	جمعرات	ایک یوم	جوہر دے	۱۸ جنوری	۳۰ جون	جمعرات	ایک یوم
سکونت کوٹ	۱۸ جنوری	۳۰ جون	جمعرات	ایک یوم	سکونت کوٹ	۱۸ جنوری	۳۰ جون	جمعرات	ایک یوم
لوہری	۱۸ جنوری	۳۰ جون	جمعرات	ایک یوم	لوہری	۱۸ جنوری	۳۰ جون	جمعرات	ایک یوم
بست پچی	۲۹ جنوری	۱۷ اگست	جمعرات	ایک یوم	بست پچی	۲۹ جنوری	۱۷ اگست	جمعرات	ایک یوم
چاند گربین	۹ فروری	۲۸ اگست	جمعرات	ایک یوم	چاند گربین	۹ فروری	۲۸ اگست	جمعرات	ایک یوم
مشہور انڑی	۲۱ فروری	۱۵ ستمبر	جمعرات	ایک یوم	مشہور انڑی	۲۱ فروری	۱۵ ستمبر	جمعرات	ایک یوم
ہولی	۱۸ مارچ	۱۷ اگست	جمعرات	ایک یوم	ہولی	۱۸ مارچ	۱۷ اگست	جمعرات	ایک یوم
شب رات	۱۰ مارچ	۱۷ اگست	جمعرات	ایک یوم	شب رات	۱۰ مارچ	۱۷ اگست	جمعرات	ایک یوم
درگا اٹھی	۱۸ مارچ	۱۷ اگست	جمعرات	ایک یوم	درگا اٹھی	۱۸ مارچ	۱۷ اگست	جمعرات	ایک یوم
سباھی	۱۸ مارچ	۱۷ اگست	جمعرات	ایک یوم	سباھی	۱۸ مارچ	۱۷ اگست	جمعرات	ایک یوم
ایسٹن ہوٹل	۱۸ مارچ	۱۷ اگست	جمعرات	ایک یوم	ایسٹن ہوٹل	۱۸ مارچ	۱۷ اگست	جمعرات	ایک یوم
جمہور دار	۲۲ اپریل	۲۸ ستمبر	جمعرات	ایک یوم	جمہور دار	۲۲ اپریل	۲۸ ستمبر	جمعرات	ایک یوم
عید الفطر	۲۵ اپریل	۱ اکتوبر	جمعرات	ایک یوم	عید الفطر	۲۵ اپریل	۱ اکتوبر	جمعرات	ایک یوم
عید رکابی	۱۸ مئی	۲۸ ستمبر	جمعرات	ایک یوم	عید رکابی	۱۸ مئی	۲۸ ستمبر	جمعرات	ایک یوم
ایمپارٹوے	۲۲ مئی	۲۸ ستمبر	جمعرات	ایک یوم	ایمپارٹوے	۲۲ مئی	۲۸ ستمبر	جمعرات	ایک یوم
میلہ پانچواں	۲۶ مئی	۲۸ ستمبر	جمعرات	ایک یوم	میلہ پانچواں	۲۶ مئی	۲۸ ستمبر	جمعرات	ایک یوم
سالگرہ خیر سند	۳ جون	۲۸ ستمبر	جمعرات	ایک یوم	سالگرہ خیر سند	۳ جون	۲۸ ستمبر	جمعرات	ایک یوم
نہال گادھی	۳ جون	۲۸ ستمبر	جمعرات	ایک یوم	نہال گادھی	۳ جون	۲۸ ستمبر	جمعرات	ایک یوم

نوٹ: یہ کہ آخری ہفتہ کو تعطیل ہوتی ہے بشرطیکہ کام کی زیادتی ہو۔ جس مقام پر کوئی خاص یا مقامی تیمار یا میلہ ہو تو تعطیلات مندرجہ بالا کے وہ مقام خاص تعطیل یا اختیار حکام کے ساتھ ہے۔ فرست تعطیلات میں عام تعطیلات درج کی گئی ہیں مقامی تعطیلات درج نہیں ہیں (۴) عدالتہائے دیوانی ستمبر کے مہینہ میں بند رہتی ہیں۔ گریہ بازی مقامات شملہ و ہونو و غیرہ اس سے مستثنیٰ ہیں (۵) ہائی کورٹ پنجاب دیوانی کا روبر کار کے لئے ۱۴ اکتوبر تک بند رہتا ہے مگر بعض اوقات حکام کی مرضی یا رخصت میں پیش بھی ہو جاتی ہیں۔ اہل اسلام کی تعطیلاتیں مسیحی روبر ہلال کے ایک دن آگے پیچھے بھی ہو سکتی ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُكَ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِكَ الْکَرِیْمِ

*

حضرت مسیح موعود کی لائف اور مشن

(حضور کے اپنے الفاظ مقدسہ میں)

میں کچھ مختصر حال اپنا بیان کرتا ہوں۔ اور وہ جو خدا تعالیٰ کے فضل میں سے میرے حصے میں لکھا گیا اور میری دعوت میں داخل کیا گیا کسی قدر اسکو لکھتا ہوں کیونکہ میں حکم دیا گیا ہوں کہ وہ دعوت تم تک پہنچاؤں اور فرض کی طرح اسکو ادا کروں۔ سو واضح ہو کہ میں خاندان عزت اور ریاست ایک آدمی ہوں اور میرے بزرگ امیر اور صاحب ملک تھے اور مجھے خبر دی گئی ہے کہ وہ عمر قند سے اس ملک میں آئے تھے اور وقت کے بادشاہ نے انکو حکومت اور امارت کی خدمت سپرد کی تھی اور فوج اور تلوار انکو دی گئی تھی۔ پس جبکہ اس ملک پر سکھوں کا زور اور تسلط ہوا اور فساد انگیزی میں انھوں نے حد سے سچاؤ کیا۔ تو اسوقت یہ اتفاق ہوا کہ سکھوں نے ہمارا ملک اور تمام املاک چھین لیں اور ہمیں قید کر دیا۔ پھر ہم محض انکے ظلم کی وجہ سے اپنے دارالریاست سے کھالے گئے اور وہ دن سردی کے دن تھے اور سخت سردی پڑتی تھی۔ پس ہمارے بزرگ رات کے وقت سردی سے کاپتے ہوئے اپنے دارالریاست سے نکلے اور مائے غم کے ایسے تھے جیسا کہ کوئی گھٹنوں پر گر جاتا ہے تب انھوں نے ایک اور ریاست میں ایک عارضی رہائش اختیار کی اور اس ریاست نے کسی قدر نیک سلوک انکے ساتھ کیا اور بغیر کسی سوال کے انکی سہمدی کی اور انکی تنگدستی کے کچھ نشان دیکھ اُسپر رحم کیا اگرچہ ان کا سلوک بہت کم اور نا کافی سلوک تھا۔ پھر جب زمانہ دولت برطانیہ کا آیا اور شیطانی غارتوں کا وقت گزر گیا تو ہم اس سلطنت کے ذریعہ سے امن میں آ گئے اور ہمارے بزرگوں نے پھر اپنے وطن کی طرف معر فیقان سفر کے مراعت کی اور خدا تعالیٰ کا شکر کرتے رہے اور بعض دیر

کچھ کی بنوائی ہوئی مسجد میں نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔

(حضرت مسیح موعود)

فہرست کتب مطبوعہ دوکان محمد امین تاج کوکت قادمان کو اظہار عود کثرت منکالہ

نازیں میری حور کانت رشتہ تو سب کا
از نام تاجی میں قاتل پیدا ہوتا ہے۔ اور قتل تھا اور کبھی نہ ہے (حضرت خلیفۃ اول)

ہمارے اور بعض مال ہمارے ہمیں واپس فیئے گئے اور ہمارا سخت برگردیدہ پھر ہماری طرف آیا اور
دو خوشیاں بانگوں کے پھولوں کی طرح ہمارے وجود میں پھوٹ نکلیں۔ ایک امن کی خوشی اور دوسرے
دینی آزادی کی خوشی۔ اور مجھے اپنے معظم اور کرم بزرگوں کی ریاست سے کچھ حصہ نہیں ملا اور میں
اپنے باپ کی موت کے بعد محروموں کی طرح ہو گیا اور میرے پر ایک ایسا زمانہ گذرے کہ بجز چند
گاؤں کے لوگوں کے اور کوئی مجھ کو نہیں جانتا تھا یا کچھ ارد گرد کے دیہات کے لوگ تھے کہ شناس
تھے اور میری یہ حالت تھی کہ اگر میں کبھی سفر سے اپنے گاؤں میں آتا تو کوئی مجھے نہ پوچھتا کہ تو کہاں
سے آیا۔ اور اگر میں کسی مکان میں اترتا تو کوئی سوال نہ کرتا کہ تو کہاں اتر رہا ہے اور میں اس گمنامی
اور اس حال کو بہت اچھا جانتا تھا اور شہرت اور عزت اور اقبال سے پرہیز کرتا تھا اور میری طبیعت
کچھ ایسی واقع تھی کہ میں پوشیدہ رہنے کو بہت چاہتا تھا۔ اور میں ملنے والوں سے تنگ آ جاتا تھا اور
کو فتنہ خاطر ہونا تھا یہاں تک کہ میرا باپ مجھ سے نوامید ہو گیا اور سمجھا کہ یہ ہم میں ایک شب یا شب مہما
کی طرح ہے جو صرف روٹی کھانے کا شریک ہوتا ہے اور گمان کیا کہ یہ شخص خلوت کا عادی ہے اور
لوگوں سے وسیع گھر کے ساتھ میل جول رکھنے والا نہیں۔ سو وہ مجھے اس عادت پر غصہ سے اور تیز کاروں
سے ملامت کرتا اور مجھے وراثت اور ظاہر اور دہ پردہ دنیا کی ترقی کے لئے نصیحت کیا کرتا تھا اور دنیا
کی آرائشوں کی طرف رغبت دیتا تھا اور میرا دل خدا کی طرف کھینچا جا رہا تھا۔ اور ایسا ہی میرا بھائی بھی
پیش آیا اور وہ ان باتوں میں میرے باپ کے مشابہ تھا۔ پس خدا نے ان دونوں کو وفات دی اور زیادہ
ویرانہ نہ رہا اور اُس نے مجھے کہا کہ ایسا ہی کرنا چاہیے تھا تا تجھ میں خصوصیت کر نیوالے باقی
نہ رہیں اور ان کا اکل تجھ کو ضرر نہ کرے پھر میرے رب نے مجھے عزت اور برگزیدگی کے گھر کی طرف کھینچا
اور مجھے اس بات کا غم نہ تھا کہ وہ مجھے مسیح موعود بناوے گا اور اپنے عہد مجھ میں پورے کریگا اور میں
اس بات کو دوست رکھتا تھا کہ گمنامی کے گوشہ میں چھوڑا جاؤں اور میری تمام ذلت پوشیدہ اور گم رہنے
میں تھی۔ اور دنیا اور دین کی شہرت کو نہیں چاہتا تھا اور میں ہمیشہ اپنی کوشش کی اونٹنی اسی طرف چلانا
کیا کہ میں فانیوں کی طرح پوشیدہ رہوں۔ پس خدا کے حکم نے میرے پر غلبہ کیا اور میرے مرتبہ کو بلند کیا
اور مجھے دعوتِ مخلوق کے لئے حکم کیا اور جو چاہا کیا کہ وہ احکام اکیں ہیں۔ اور اسی طرح میں لوگوں
منقطع ہو چکا تھا اور دنیوی صلح اور جنگ سے فارغ ہو کر خدا تعالیٰ کی طرف جھک گیا تھا اور میں ابھی
نوجوان تھا کہ اس بات کو جانتا تھا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے ایک سامع عظیم کے لئے پیدا کیا ہے۔ اور میری
طبیعت ترقی اور قرب الہیہ کی خواہش تھی۔ اور میری طبیعت کا سونا خاک کی جڑ میں چمکے گا

احمدیہ مسلمہ کی تمام کتب دروکان محمدیہ میں نام لکھ کر کتابت قادیان سے مل سکتی ہیں

اگر تمام لوگ مٹنے پھیر لیں تو میں زمین کے نیچے آئے آسمان کے اوپر نہ کر سکتا ہوں۔ (الہام مسیح موعود ص ۱۰)

تھا بغیر اس کے کہ وہ کھوکھلا کر ڈالا جائے اور ظاہر کیا جائے۔ اور میرا باپ میرے معاملہ میں غمگین رہتا تھا اور میری آہستگی کی خصلت اور مرنیوں کے کاموں میں شوق اور چالاک نہ ہونا اسکو فکر اور غم میں رکھتا۔ اور وہ اس کوشش میں تھا کہ تاہم اقبال کے پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ جائیں اور اپنے بزرگوں کی طرح دولت اور امیری کو پالیں حاصل کلام یہ کہ میرے باپ کا ارادہ تھا کہ ہم دنیا کے اعلیٰ سے اعلیٰ مراتب پر پہنچ جاویں لیکن خدا نے میرے لئے ایک اور رزق کا ارادہ کر رکھا تھا پس جو خدا نے چاہا وہی ہوا۔ اور اُس نے سخت سیاہ راتیں جسکے سیاہ اور لمبے بال تھے نور عطا فرمایا اور میرے دل کو امتوں اور قوموں روشن کرنے کے لئے روشن کیا اور میرے پرا حسان کیا اور مجھے مسیح موعود بنایا جیسا کہ قدیم سے اس کا وعدہ تھا۔ پھر طرح طرح کی مددوں کے ساتھ میری تائید کی اور اپنے نشان دکھائے اور میرے لئے آسمان پر خسوف ظاہر کیا تاکہ دعوے کی راہ چکے اور کہانیوں کی راہوں کی طرح نہ ہو۔ اور جب میں اپنے مسیح موعود بنوئی لوگوں کو خبر کی تو بیاریات اس ملک کے لوگوں پر بہت شاق گذری اور مجھے انہوں نے کافر ٹھہرایا اور میری تکذیب کی اور فریب تھا کہ وہ مجھے قتل کرتے اگر نہ کام کا خوف نہ ہوتا۔ اور وہ یہ حجت پیش کرتے تھے کہ مسیح آسمان سے اترے گا جیسا کہ کتابوں میں لکھا ہے اور اس پر کافر بھلاؤ کا اتفاق ہے اور وہ اسی پر اصرار کرتے تھے اور ہم نے انکو سنایا مگر انہوں نے نہ سنا اور ہم نے سچایا مگر انہوں نے نہ سمجھا پس ہم نے ارادہ کیا کہ اس دعوت کو دوسری قوموں تک پہنچاویں اور انکو پہنچوں پر گواہ بناویں اور منکروں پر دوبارہ حجت قائم کر دیں اور خدا سے ہم مدد چاہتے ہیں اور وہی بہتر آقا اور وہی بہتر مددگار ہے۔

۱۔ زمین سن چو میں کہتا ہوں اور اے آسمان گواہ رہ۔

اے بھائیو میں اللہ جل شانہ سے الہام دیا گیا ہوں اور علوم ولایت میں سے مجھے علم عطا ہوا ہے پھر میں صدی کے سر پر مبعوث کیا گیا تاکہ اس امت کے دین کی تجدید کروں اور ایک حکم بنکر انکے اختلافات کو درمیان سے اٹھاؤں اور زمین کو آسمانی نشانوں کے ساتھ توڑوں اور قوت الہی سے زمین میں تبدیلی پیدا کروں۔ اور اللہ تعالیٰ نے الہام صریح اور وحی صحیح سے مجھے مسیح موعود اور جہدی موعود کے نام سے پکارا۔ اور میں قریبیوں میں سے نہیں اور نہ میں ایسا ہوں کہ میری زبان پر جھوٹ جاری ہوتا اور میں لوگوں کو بدی میں ڈالتا اور جھوٹوں کے انجام کو آپ لوگ جانتے ہیں بلکہ یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے الہام ہے اور باوجود اس کے میں نے اپنے نفس پر یہ تنگی کر رکھی تھی کہ میں کسی الہام کی پیروی نہ کروں مگر بعد اسکے کہ بار بار خدا تعالیٰ کی طرف سے اس کا اعلان ہوا۔ اور قرآن اور حدیث سے

حضرت مسیح موعودؑ کا تصانیف محمد نامین تا حسرت کتب فادان سے پیشکش

نمازی کے آگے سے گزرتا اور کندھے پھانڈ کر آگے جاتا۔ یہ دونوں بڑے گناہ ہیں +

۴ ریاست کاہل میں قریب بیسوی ہزار کے آدمی مرے گئے۔ (اہام حضرت مسیح موعودؑ)

بکلی موافق ہو اور پوری پوری مطابقت ہو۔ پھر اس کارروائی کے لئے ایک یہ شرط بھی میری طرف سے تھی کہ میں اہام کے بارے میں اسکے کناروں تک نظر ڈالوں اور بغیر مشاہدہ خوارق کے قبول نہ کروں۔ پس بخدا کہ مینے اپنے اہام میں ان تمام شرطوں کو پایا اور مینے اسکو سچائی کا باغ دیکھا نہ اُس خشک کھاس کی طرح جس میں سانپ ہو۔ پھر یہ اہام اسوقت مجھے ملا جبکہ میرے جگر کے ٹکڑے خدا تعالیٰ کے شوق میں اڑے اور عشاق الہی کی موت میرے پرائی اور کئی قسم کے جلائے سے میں جلا گیا اور کئی قسم کے خوفوں سے میں کوٹا گیا اور اہل و عیال سے میرا دل کاٹا گیا یہاں تک کہ خدا تعالیٰ کا فعل پورا ہو گیا اور میرا ستہ کھو گیا اور میرے چاند کا نور مجھ میں پھرا گیا پس اس سے مجھے دو حصے ملے۔ اہام کا نور اور عقل کا نور۔ اور یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے اور کوئی اس کے فضل کو رد نہیں کر سکتا۔

پھر میرے اہام غیب کی پیشگوئیوں سے بھرے ہوئے ہیں اور غیب اللہ جل شانہ کی دولت سے خاص ہے اور ممکن نہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے غیب پر اُس شخص کو پورا غلبہ بخشنے جو فاسد الخیال اور دنیا کا چاہتے والے ہے کیا خدا ایسے آدمی کو دوست کر سکتا ہے جس نے ہلاکت کی دام محض فریب کی راہ سے بھٹائی اور لوگوں کو گمراہ کیا اور ہدایت نہ کی اور دین اسلام کو دشمنوں کی طرح ضرر پہنچایا اور نورِ سدر سے اسکے مطلع کو روشن کیا اور اسکی غمخواری میں نہ کبھی صبح کی اور نہ شام اور اسکی اصلاح کے لئے کچھ تنگ و تنہ کی بلکہ اپنے جھوٹ کے ساتھ دشمنوں کا رنگ بڑھایا اور اپنے افترا کی باتوں کے ساتھ امت میں فتنہ کی گرد و غبار پیدا کر دی۔ نہیں ایسا برگز نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ مفسدوں کو رسوا کرتا اور انکی جرہ کاٹ کر اُنکے ساتھ اُنکو ملا دیتا ہے جو اُن سے پہلے لعنت کئے گئے ہیں۔

اور پھر یہ بات یاد رکھو کہ ایک مدت سے مجھے اہام ہو رہا تھا جسکو مینے لوگوں سے ایک صدمہ تک چھپایا اور اپنے تئیں ظاہر کیا پھر میں ظاہر کرنے کے لئے مامور ہوا تب میں نے حکم کی تعمیل کی۔ اور تمہیں حدیثیں سننے چکی ہیں اور تم نے سنا ہے کہ مسیح موعود اور ہمدی موعود صلیب کے غلبہ کے وقت ظاہر ہوگا اور صیہبی خرابیوں اور گمراہیوں کی تلافی کر گیا اور مستعد لوگوں کو ہدایت دیگا۔ اور جنکو اُنکے نفسانی تنگ اور سرکشی قبول کرنے سے روکے گی وہ اتمام حجت کے حربے سے مقتول کی طرح ہو جائیں گے اور مسیح میں نزول کا لفظ اس لئے استعمال کیا گیا کہ اس بات کی طرف اشارہ ہو کہ مسیح زہر اور ہتھیاروں کے ساتھ ظاہر نہیں ہوگا اور کوئی لڑائی اس کو پیش نہیں آئے گی بلکہ اسکی بادشاہت آسمان میں ہوگی اور اُس کا حربہ اُسکی دُعا ہوگی۔

خدا تعالیٰ کی عادت یوں جاری ہوئی ہے کہ وہ ہر وقت کسی فساد کے تجدد دین کے لئے از سر نو

خدا کو ضرر دینے والی الفاظ ہی کے ساتھ پڑھنا جائز ہے۔ مالِ نبی زبان میں بھی دعا مانگ سکتا ہے۔

تمام کتابیں مذکورہ دی گئی۔ دوکان محمد با من تاج محل سے ملے گی۔

وید گمراہی سے بھرا ہوا ہے۔ غلام احمد کی ہے۔ (الہامات حضرت کوثر ثانی) ۵

توجہ فرماتا ہے پس اسی لئے اس نے میرے پر تجلی کی تاکہ اجساد میں رُوح پھونکے اور مجھے مسیح اور ہمدی بنایا اور تمام سامانِ رشد کا مجھے عطا فرمایا اور مجھے وصیت کی کہ میں نرم زبانی اختیار کروں اور سختی اور افروختہ ہونے کو چھوڑ دوں۔ مگر کسرِ صلیب کا لفظ جو حدیثوں میں آیا ہے وہ بطور مجاز کے استعمال کیا گیا ہے اور اس سے مراد کوئی جنگ یا دینی لڑائی اور درحقیقت صلیب کا ٹوڑنا نہیں ہے اور جس شخص نے ایسا خیال کیا اُس نے خطا کی ہے بلکہ اس لفظ سے مراد عیسائی مذہب پر حجت پوری کرنا اور دلائل واضح کے ساتھ صلیب کی شان کو ٹوڑنا ہے۔ اور ہمیں حکم ہے کہ ہم نرمی اور حلم کے ساتھ حجت کو پوری کریں اور بدی کے عوض میں بدی نہ کریں مگر اس صورت میں جب کوئی شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دینے اور امانت کرنے اور فحش گوئی میں حصہ لے کر بڑھ جائے۔ پس ہم عیسائیوں کو گالی نہیں دیتے اور دشنام اور فحش گوئی اور ہتک عزت سے پیش نہیں آتے اور ہم صرف ان لوگوں کی طرف توجہ کرتے ہیں جو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بصراحت یا اشارات سے گالیاں دیتے ہیں۔ اور ہم ان پادری ساجوں کی عزت کرتے ہیں جو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں نہیں دیتے اور ایسے دلوں کو جو اس بلبیدی پاک ہیں ہم قابلِ تعظیم سمجھتے ہیں اور تعظیم و تکریم کے ساتھ انکا نام لیتے ہیں اور ہمارے کسی بیان میں کوئی ایسا حرف اور نقطہ نہیں ہے جو ان بزرگوں کی کسر شان کرتا ہو اور صرف ہم گالی دینے والوں کی گالی انکے مُنہ کی طرف واپس کرتے ہیں تا اُن کے افترا کی پاداش ہو۔

تین نام ہیں جو احادیث صحیحہ میں تبصریح مذکور ہیں یعنی حکم اور ہمدی اور مسیح۔ اور جیسا کہ روایت کیا گیا ہے حکم کے نام کی یہ وجہ ہے کہ مسیح موعود اُمت کے اختلاف کی وقت پر ظاہر ہوگا۔ اور انہیں اپنے قول فیصل کے ساتھ وہ حکم دیگا جو قریب انصاف ہوگا اور اس کے زمانہ کے وقت میں کوئی عقیدہ ایسا نہیں ہوگا جس میں کئی قول ہوں پس وہ حق کو اختیار کرے گا اور باطل اور گمراہی کو چھوڑ دے گا۔ اور ہمدی کے نام کی وجہ جیسا کہ روایت کیا گیا ہے یہ ہے کہ وہ علم کو علماء سے نہیں لے گا اور خدا تعالیٰ کے پاس سے ہدایت پائے گا جیسا کہ اللہ جنتانہ نے اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طریق سے ہدایت دی اس نے محض خدا سے علم اور ہدایت کو پایا۔ اور مسیح کے نام کی وجہ جیسا کہ روایت کی گئی ہے یہ ہے کہ وہ دین کی اشاعت کے لئے تلوار اور نیزہ سے کام نہیں لے گا بلکہ تمام مدار اس کا آسمانی برکتوں کے چھونے پر ہوگا اور اُس کا حربہ قسم قسم کی تفرع اور دُعا ہوگی پس خدا تعالیٰ کا شکر کرو کہ وہ تمہارے زمانہ اور تمہارے ملک میں موجود ہے اور وہی تو ہے جو اس وقت تم سے کلام کر رہا ہے اور یہ وہ دن ہے جس میں برکات نازل ہو رہی ہیں اور نشان ظاہر ہو رہے ہیں اور ایمان کا مسما

کوئی کتاب بطور قرضہ دوکار محمد مبین تاحرکت قادمان سے منبر لکھی +

نیکوئی کا نام میں اذان دینے سے اسکے اخلاق اور حالات پر ایک اثر فرماتا ہے۔ یہ اس قسم کی بات ہے (حضرت مسیح موعود)

اپنے وطن کی طرف رجوع کر رہا ہے اور اس کے معدن سے علم کے موتی نکل رہے ہیں یہ وہ دن ہے جس سے کفار کے دلوں میں دھڑک بٹھ گیا ہے اور غلبہ رقت کی وجہ سے ابرار کی آنکھوں سے آنسوؤں کے چشمہ ظاہر ہو رہے ہیں یہ دن غافلوں کے جاگنے کا دن اور بھاگنے والوں کی رقت قلب کا دن ہے۔ اور یہ دن قبول اور رد کا دن ہے اس میں قبول کرنے والوں کے منہ کشادہ اور بخداں اور پچانے والے ہیں۔ اور رد کرنے والوں کے منہ ترش اور بٹھک اور ناشناس ہیں اور جس نے صادق کے پاس آکر اس کی تصدیق کی اس نے نئے سرے رسول اللہ صلی علیہ وسلم کی تصدیق کی اور اپنے امر متفرق کو جمع کر لیا اور جس نے اعراض اور انکار کر کے صادق کی تکذیب کی وہ شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہو گیا اور کچھ نہ ڈرا یہ میرا قول نہیں بلکہ یہی خدا تعالیٰ نے تاکید فرمایا ہے میرے مبعوث ہونیکے ساتھ تمام زاہد اور عابد آزمائے گئے۔ اور مجھے وہی دل جانتے ہیں جو بدلائے گئے اور مستقیم کئے گئے۔ مگر اس ملک کے اکثر علماء کا دل مر گیا اور خدا نے اُن کا نور ہدایت اور تیر کی چھین لی مجھے اکثر کافر کہتے ہیں اور نہیں جانتے کہ کس کو کہہ ہے ہیں اور حق سے منہ پھرتے ہیں اور قبول نہیں کرتے اور خدا تعالیٰ کے نشان دیکھتے ہیں اور پھر ہدایت نہیں پاتے اور مجھے گالیاں دیتے ہیں اور میری بھجکتی کے لئے کوشش کرتے اور منصوبے بناتے ہیں اور مجھ سے اور میری جاغت سے ہٹھا کرتے اور بُرے بُرے نام رکھتے ہیں اور عنقریب ظالم لوگ جان لینگے کہ کہاں پھیرے جاتے ہیں۔

پھر اے بزرگوں کے گروہ آپ لوگو کو معلوم ہو کہ مجھے کئی سال سے الہام ہو رہا ہے اور میں اس بات کو عام و خاص پر ظاہر کرنے کے لئے حکم کیا گیا ہوں کہ وہ مسیح صلیق جس کے اُترنے کے لئے اس امت کو وعدہ دیا گیا ہے کہ وہ صلیبی فتنوں کے شائع ہونے کے وقت اُترے گا وہ یہی بندہ ہے جو صدی کے سر پر مبعوث کیا گیا اور حکم کیا گیا ہے کہ تا خدا تعالیٰ کی حجت اہل صلیب پر پوری کرے اور دلائل قاطعہ کے ساتھ اُن کے غلو کو توڑے اور تمام کفار کا قطع عذر کرے اور جو لوگ بے توشہ ہو رہے ہیں اُنکو متاع جدید عطا فرماوے اور خدا کے ڈھونڈنے والوں کو خوشخبری دے یعنی اُن لوگوں کو جو خدا تعالیٰ کی رضا مندی کی راہوں کو ڈھونڈتے ہیں۔ اور جناب خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتے ہیں۔ اس نبی پر خدا اور اُس کے فرشتوں اور تمام پاک بندوں کی طرف سے درود ہو۔ اور میں پہلے لکھ چکا ہوں کہ یہ وقت مسیح موعود کے ظہور کا وقت ہے اور ہمارے رب کی بات صدق اور سچائی سے پوری ہوگی اور اس نے اپنے بندوں کو پورا کیا اور کس طرح پورا نہ کرنا اور اس کے وعدے کی مدت بہت گزر گئی تھی اور تمام نشانیاں پوری ہو چکی تھیں۔

بوتھیں بچا نہ ناز کا التزام نہیں رکھتا۔ وہ میری جاغت میں سے نہیں ہے۔ (کشتی نوح)

یادِ قادیان

(انہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی بحالت سفر یورپ)

ہے رضائے ذات باری اب رضائے قادیاں
وہ ہے خوش اموال پر یہ طالب دیدار یاد
گر نہیں عرشِ معلیٰ سے یہ ٹکراتی تو پھر
دغوں طاعت بھی ہوگا ادعا کے پیار بھی
میرے پیارے دوست تم دم نہ لینا جب تلک
بنکے سو بچ ہے چمکا آسمان پر روز و شب
غیر کا افسون اس پر چل نہیں سکتا کبھی
اے بنو! اب جستجو اس کی ہے امید محال
یا تو ہم پھرتے تھے ان میں یا ہو اب یہ انقلاب
خیال رہتا ہے ہمیشہ اس مقام پاک کا
آہ کبھی خوش گھڑی ہوگی کہ بانیل مرام
پہلی اینٹوں پر ہی نہ کہتے ہیں نئی اینٹیں ہمیش
صبر کر لے ناقہ راہ ہدے ہمت نہ مار
ایشیا و یورپ و امریکہ و افریقہ سب
منہ سے جو کچھ چاہے نجات کوئی پر حق یہ ہے
گلشنِ احمد کے بچیلوں کی اڑالائی جو بو

دعا ہے حق تمہارے مدعا ہے قادیاں
بادشاہوں سے بھی افضل ہے گدا کے قادیاں
سب جہاں میں گریختی ہے کیوں صیدائے قادیاں
تم نہ دیکھو گئے کہیں لیکن وفائے قادیاں
ساری دنیا میں نہ لہرائے ہوئے قادیاں
کیا عجب معجز نام ہے رہنمائے قادیاں
لے اڑی ہو جس کا دل نطفہ دوئے قادیاں
لے چکا ہے دل مرا تو دلربائے قادیاں
پھرتا ہے آنکھوں کے آگے کوچہ بڑے قادیاں
سوئے سونے بھی نیکہ اٹھتا ہوں بڑے قادیاں
باند ہیں گے رخت سفر کو ہم بڑے قادیاں
ہے تبھی چرخ چارم پر بنائے قادیاں
دور کردیگی اندھیروں کو ضیائے قادیاں
دیکھ ڈالے۔ پر کہاں وہ رنگ بڑے قادیاں
ہے بہاؤ اللہ فقط حسن و بہائے قادیاں
رخم تازہ کر گئی باد صبا بڑے قادیاں

جب کبھی تم کو ملے موقعہ دعائے خاص کا
یاد کر لینا ہمیں اپنی وفائے قادیان

ہر اک احمدی کو چاہیے کہ حضرت کی تعلیم سے لوگوں کو واقف کر لے۔ اور تقویٰ۔ توحید۔ اور اسلام کا وعظ کرے۔

علامات منکرین

(۱) اَلْمُتَحَسِّرُ عَلَى الْعِبَادِ مَا يَأْتِيهِمْ مِنْ رَّسُولٍ اِلَّا كَاَنُوبِهِ يَسْتَهْزِءُ وَنَ ترجمہ ہا
افسوس بندوں پر کہ نہیں آیا ان کے پاس کوئی رسول مگر جسکی حقارت نہ کی ہو۔ ہمیشہ منکر و مذہب تمسخر کے ساتھ
بات کرتا ہے اگر کوئی اعتراض بھی کرے گا تو سختی جوئی یا اپنے شبہات کا حل نہوگا۔ انہی کی تحقیر مد نظر ہوگی +
(۲) وَكَذَلِكَ جَعَلْنَا فِي كُلِّ قَرْيَةٍ اَكْبَرًا مِّنْهُمْ مِّنْهَا لِيَحْكُمُوا فِيْهِمْ هُوَ مَا يَمْكُرُونَ
اِلَّا بِالْفُتُورِ وَمَا يَشْعُرُونَ ترجمہ۔ اور اسی طرح ہرستی میں بڑے لوگ جرم ہوتے ہیں اس لئے کہ وہ
تکبر کرتے ہیں۔ اور نہیں وہ مکر کرتے مگر اپنی جانوں سے اور وہ نہیں سمجھتے یعنی ہمیشہ ہرستی کے بڑے لوگ اللہ
تعالیٰ سے قطع تعلق رکھتے ہیں اور نبی کے مقابلہ میں کھڑے ہو کر اس کے مٹانے کی تدبیریں
کرتے ہیں مگر ان نا سمجھ لوگوں کی تدبیریں نبی کو نقصان نہیں پہنچاتی خود ان پر الٹ پڑتی ہیں +
(۳) وَكَذَلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَاطِطِيْنَ اِلَّا نِسْ وَالْحَيُّ يَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ
اِلَى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا ترجمہ اور اسی طرح ہر نبی کے لئے دشمن شیطان آدمیوں
اللہ جنوں میں سے ہیں وہ سکھاتے ہیں ایک دوسرے کو ملع سازی کی باتیں فریب دینے کے لئے۔ شیاطین کے
معنی اس جگہ چالاک اور چال باز لوگوں کے ہیں۔ چنانچہ بڑے بڑے چالاک لوگ نبیوں کے مقابلہ پر
کھڑے ہو جاتے ہیں اور اپنی چالاکوں سے لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں اور نبیوں کے دشمن بن جاتے ہیں۔
(۴) وَكَذَلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِيْنَ وَكَفَىٰ بِرَبِّكَ هَادِيًا وَنَصِيْرًا
ترجمہ۔ اور اسی طرح ہر نبی کے لئے دشمن گنہگاروں میں ہوتے ہیں۔ اور کافی ہے تیرا رب ہدایت کرے والا اور
مدد کرے والا۔ اگر تم اس امر کی تحقیقات اور جستجو کرو تو نبیوں کے دشمنوں کو ہمیشہ بدکار۔ خطا کار بد معاملہ
اور بد معاشر پائو گے۔ اور نہ نبی کا دشمن اعلیٰ اخلاق اور پرہیزگار انسان ہوگا۔
ان چاروں علامتوں پر سوال ہوتا ہے کہ نبیوں کے ساتھ لوگ کیوں نہیں ٹھٹھا کرتے
ہیں اور بڑے بڑے لوگ انکی مخالفت پر کیوں کھڑے ہو جاتے ہیں۔ چالاک اور چال باز لوگ اور خطا
کار بد معاشر لوگ اکٹھے دشمنی کرتے ہیں۔ اسکی وجہ یہی ہے کہ وکفیٰ بِرَبِّكَ هَادِيًا وَنَصِيْرًا یعنی اللہ تعالیٰ
اپنے نبی کا کافی مددگار ہوتا ہے۔ اگر ایسا ہوتا کہ نہ کوئی نبی کرتا اور نہ مخالفت اور دشمنی کیجانی تو پھر سچائی کی علامت
ہی کیا ہوتی کہ اللہ تعالیٰ کس کے ساتھ ہے۔ پس نبی جس مقصد کو لاتا ہے اُسکو پورا کر کے جاتا ہے اور دشمن ہمیشہ
نا کام و نامراد رہتے ہیں +

طہان اور دلی کینت کے لئے قاز اور ذکر الہی سے بارہ کوئی چیز نہیں۔

علاماتِ مؤمنین

(۱) فَمَنْ يُرِدِ اللَّهُ أَنْ يَهْدِيَهُ يَشْرَحْ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ۔ ترجمہ میں جو چاہتا ہے اللہ کہ ہدایت دے۔ تو اسلام کے لئے اُس کا سینہ کھول دیتا ہے۔ جو لوگ سچائی کے طالب اور ہدایت کی خواہش رکھتے والے ہیں اُن کا سینہ فرمانبرداری اور اطاعت کے لئے ہر دم طیار رہتا ہے۔ ان لوگوں کو دین کی محبت اور اس پر جان و مال سے فدا رہتے ہیں۔ انھیں جو حکم دیا جائے اس کے آگے گردن رکھ دیتے ہیں اور انکار نہیں کرتے سچائی کو قبول کر لیتے ہیں۔

(۲) وَجَعَلْنَا لَهُ نُورًا يَمْشِي بِهِ فِي النَّاسِ كَمَنْ مَثَلَهُ فِي الظُّلُمَاتِ لَيْسَ بِمُخَارِجٍ مِنْهُنَّ۔ ترجمہ۔ اور بنایا ہم نے اس کے لئے نور کہ چلتا ہے اس کے ذریعہ لوگوں میں۔ کیا مانند اُس شخص کے ہو سکتا ہے جو اندھیروں میں ہے اور نہیں نکلنے والا اندھیروں سے۔ پس نبیوں کے ماننے والوں کے پاس خداوندی نور ہوتا ہے جس سے وہ سچائی کے گرویدہ رہتے ہیں انھیں کسی قسم کا شک و شبہ نہیں ہوتا وہ بہت جلد فیصلہ کر کے سچائی کو حاصل کر لیتے ہیں انکی مثال لالٹین والے کی طرح ہے جو دن کی طرح چلتا ہے مگر ظلمت میں رہتے والے ٹھوکر بن کھاتے اور اندھوں کی طرح ٹٹولتے ہیں اور شک و شبہ میں پڑ کر منتشر بہ بانوں کے پیچھے چلتے ہیں اور نور سے محروم رہتے ہیں۔

(۳) الَّذِينَ يُفِيقُونَ فِي السَّعَرَةِ وَالطَّرَةِ۔ ترجمہ۔ جو لوگ چرخہ کرتے ہیں سکھ دکھ ہیں۔ نبی کے ماننے والے دکھ سکھ تنگی۔ فراخی۔ خوشی۔ غمی مصیبت و آرام۔ آسودگی و تکلیف وغیرہ وغیرہ میں تقسیم رہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ ان امور میں یکساں معاملہ رکھتے ہیں۔ رویہ پیسہ جان و مال زبان ہاتھ غرض کہ اسکی راہ میں سب کچھ خرچ کرنے کے لئے طیار بیٹھ رہتے ہیں۔

(۴) اَلتَّائِبُونَ الْعَبَدُونَ الْحُمِدُونَ۔ ترجمہ۔ توبہ کرنے والے عبادت کرنے والے حمد کرنے والے۔ جو تھی علامت انکی یہ ہے۔ جب ان سے کوئی غلطی ہو جائے اور اس پر ان کو متنبہ کیا جائے تو وہ توبہ کر لیتے ہیں۔ انکی خواہ کوئی حالت ہو۔ خوشی کی یا رنج کی۔ خدا کی ناشکری نہیں کرتے۔ بلکہ مصائب کے وقت خدا تعالیٰ کی زیادہ حمد کرتے ہیں۔

مومن کی اور بہت سی علامات ہیں مگر اسی پر اکتفا کرتا ہوں۔

اگر کوئی شخص نجاست میں گھڑا ہوا ہے اور نماز کا وقت جاتا ہے۔ اس صورت میں نماز پڑھ لینی جائز ہے۔ (حضرت خلیفہ ثانی)

سالم کی فریاد

(از قلم مبارک حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ)

ہونا تھا کبھی میں بھی کسی آنکھ کا تارا
دنیا کی نگہ پڑتی تھی جن ماہ و شوں پر
ہو جاتی تھی موجود ہر اک نعمت و دنیا
محبوں کا محبوب تھا دلداروں کا دلدار
تھوڑی سی بھی تکلیف مری اُنہی گراں تھی
یا آج مے حال پہ روتا ہے فلک بھی
یا غیر بھی آکر مری کرتے تھے خوشامد
یا مری ہنسی بھی تھی عبادت میں ہی داخل
یا گند چھری ہاتھ میں دیتا نہ تھا کوئی
یا زانوئے دلدار مرا تکیہ تھا۔ یا اب
جو گھنٹوں محبت سے کیا کرتے تھے باتیں
جسیر مجھے اُمید تھی شافع مرا ہوگا
ہے صبر جو جان سوز تو فریاد حبیب سوز
توت تو مجھے چھوڑ چکی ہی تھی کبھی کی
اب نکلوں تو کس طرح ان آفات سے نکلوں
سالم! تھا اسی فکر و غم و رنج میں ڈوبا
ٹے صید مصائب نگہ یار کے گشتے
تکلیف میں ہوتا نہیں کوئی بھی کسی کا
مرنا ہو تو اس در پہ ہی مر۔ جی تو وہیں جی
مانا کہ ترے پاس نہیں دولت اعمال
پر صورت احوال اُنہیں جا کے بناؤ

بتلاتے تھے اک قیمتی دل کا مجھے پیارا
وہ بھی مجھے رکھتے تھے دل و جان سے پیارا
بس چاہیے ہوتا تھا مرا ایک اشارا
معشوقوں کا معشوق دُلا روں کا دُلا را
کرتے نہ تھے اک کانٹے کا چہنہا بھی گوارا
سورج کا جگر بھی ہے غم و رنج سے پیارا
یا اپنوں نے بھی ذہن سے اپنے ہے اتارا
یا زہد و تقید میں بھی پاتا ہوں خسارا
یا زخموں سے اب جسم مرا چور ہے سارا
سر رکھنے کو ملتا نہیں پتھر کا سہارا
اب سامنے آئیے بھی کرتے ہیں کنار
اس ساعتِ عُسرت میں ہے اُسے بھی بسا
بے تاب خموشی ہے نہ گویائی کا چارا
اب صبر بھی کیا جانے کدھر کو ہے سدھارا
یہ ایسا سمندر ہے نہیں جس کا کنار
ناگاہ اسے ہاتھ غیبی نے پکارا
جس نے تجھے مارا ہے وہی ہے تر اچارا
احباب بھی کر جاتے ہیں اُس وقت کنار
ہوگا تو وہیں ہوگا ترے دُرد کا چارا
مانا تر ا دنیا میں نہیں کوئی سہارا
شاہاں چہ عجب گر بنوا زند گدارا

وضو کرنا۔ غسل کرنا۔ ناز پڑھنا۔ توبہ کرنا۔ یہ رجوع الی اللہ کے ذرائع ہیں۔ (حضرت مسیح موعود)

طریق نماز مطابق عمل حضرت مسیح موعودؑ

جب حضرت مسیح موعود میرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام نماز پڑھتے تو آپ قبلہ رخ ہو کر اللہ اکبر کہتے ہوئے دونوں ہاتھوں کو اوپر اٹھاتے یہاں تک کہ انگلیاں دونوں کانوں کے برابر ہو جاتی اور پھر دونوں ہاتھوں کو سینہ کے ذرا اوپر اس طور سے باندھتے کہ یاہاں ہاتھ نیچے اور دایاں اوپر ہوتا۔ اور دہانے ہاتھ کی درمیانی تینوں انگلیوں کے سرے بائیں کہنی تک ہوتے اور انگلی گھٹے اور کنارے کی انگلی سے اُس کو پکڑا ہوا ہوتا۔ اور کمال ادب و انکساری سے پہلے ثنا و تعوذ اور سورہ فاتحہ پڑھ کر کوئی سورۃ یا قرآن کریم کی کچھ آیتیں پڑھتے (سورہ فاتحہ میں اهدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم والی دعا کو بہت توجہ سے پڑھتے اور بعض دفعہ بار بار پڑھتے۔ اور سورہ فاتحہ پڑھنے سے پہلے یا پیچھے اپنی زبان یا عربی زبان میں بڑے عجز سے دُعا مانگتے پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے رکوع میں جاتے اور دونوں ہاتھوں سے دونوں گھٹنوں کو انگلیاں پھیلا کر پکڑتے اور دونوں بازوؤں کو سیدھا رکھتے اور پیٹھ اور سر کو برابر رکھتے اور رکوع کی تسبیح تین یا زیادہ بار پڑھتے اور رکوع کی حالت میں بھی اپنی یا عربی زبان میں دُعا مانگتے۔ اس کے بعد سَمِعَ اللہ لَمَن سَمِعَ کہتے ہوئے سیدھے کھڑے ہو جاتے اور کھڑے ہوئے تجمید پڑھتے اور جو دعا کرنی چاہتے وہ کرتے۔ اور پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے نیچے جاتے پہلے گھٹنے پھر ہاتھ پھر ناک اور پیشانی کو زمین پر رکھ کر سجدے کی تسبیح تین یا زیادہ بار پڑھتے۔ اور اپنی زبان یا عربی میں بہت دُعایں کہتے۔ حضور سجدے کی حالت میں دونوں پاؤں کو کھڑا رکھتے۔ اور پاؤں کی انگلیاں قبلہ رخ رکھتے۔ سر کو ہاتھوں کے درمیان رکھتے۔ دونوں بازوؤں کو اپنے دونوں پہلوؤں سے جدا رکھتے۔ اور دونوں کہنیوں کو دونوں گھٹنوں پر رکھ کر سہارا لیتے۔ اسکے بعد اللہ اکبر کہتے ہوئے سر اٹھا کر گھٹنوں کے بل بیٹھ جاتے۔ اور اپنے دونوں ہاتھوں کو دونوں گھٹنوں پر رکھ کر دُعا میں سجدہ تین تین بار پڑھتے اسکے علاوہ اپنی زبان میں بھی دُعا مانگتے۔ اور پھر اللہ اکبر کہتے دو سر سجدہ پہلے سجدے کی مانند کرتے۔ اور دوسری رکعت کے لئے کھڑے ہو کر سوئے ثنا و تعوذ پڑھے بعینہ پہلی رکعت کی طرح پڑھتے اور رکوع اور سجدوں کے فارغ ہو کر تہجد کے لئے بیٹھ جاتے اور دائیں ہاتھ کی تین انگلیوں کو پھیلی سے ملا لیتے اور درمیانی انگلی کو سیدھا رکھتے اور التجیات پڑھتے۔ اشدان نالہ کہتے ہوئے بیٹھ کی ہوئی انگلی سے اشارہ کرتے۔ التجیات کے بعد رو و شریف پڑھ کر دُعا مانگتے۔ اسکے بعد السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ کہتے ہوئے نماز ختم کرتے

حدیث شریف میں آیا ہے اگر امام کے نیچے مقتدی سورۃ فاتحہ نہ پڑھے تو نماز نہیں ہوئی۔ (حضرت مسیح موعودؑ)

قبولیت دعا کے مجرب طریق

(از حضرت شیخ موعودؒ - الحکم ۱۰ - فروری ۱۹۷۷ء عیسوی)

دعا کرنے اور کرانے والے کے درمیان ایک ایسا تعلق ہونا ضروری ہے کہ یہ اس کے واسطے درد دل سے دعا کرے۔ اس کے قلب کو اس کی خیر خواہی کے واسطے ایسی تحریک پیدا ہو کہ دعا کے وقت اس کی قبولیت کے تمام لوازم پیدا ہو جاویں۔ دعا کرنے اور کرانے والے کی ایسی مثال ہے جیسا کہ نر اور مادہ کا میل ہوتا ہے۔ جب تک تعلق پیدا نہ ہو جائے۔ تب تک دعا کسی کے واسطے نہیں ہو سکتی۔ اسی واسطے میں لوگوں کو کہتا ہوں کہ یہاں آکر رہو۔ خدا کے برگزیدوں کے دل نرم ہوتے ہیں۔ بار بار سامنے ہونے سے امید ہے کہ کوئی ذریعہ ہمدردی کا پیدا ہو جاوے۔ اور دعا کا موقعہ بن جائے۔ نظام الدین ولی کا ذکر ہے کہ ایک شخص دعا کرانے کے واسطے ان کے پاس آیا۔ آپ نے اس کو فرمایا کہ میرے واسطے دودھ چانول لاؤ۔ اُس شخص کے دل میں شبہ پیدا ہوا کہ یہ اچھے ولی ہیں۔ میں تو اُن سے کچھ مانگنے آیا تھا۔ انھوں نے اُلٹا بھی سے مانگنا شروع کیا ہے۔ مگر پھر اس کے دل میں خیال آیا کہ چلو کیا بات ہے۔ کوئی بڑی بات نہیں۔ دودھ چانول ہی ہیں۔ چلو لے چلو۔ پس وہ بیکو آکر لے آیا۔ انھوں نے کہا کہ اس کے حق میں دعا کی۔ اُنکی دعا سے سائل کا کام بن گیا۔ اور اس کی مشکل حل ہو گئی۔ تب وہ حیران ہوا۔ اور دل میں سوچنے لگا کہ یہ آدمی تو ضرور قبولیت والا بندہ ہے کہ اس کی دعا سے ایسا کام پورا ہو گیا۔ مگر یہ دودھ چانول مانگنے میں کیا راز تھا۔ آؤ یہ بھی انہی سے دریافت کریں۔ پس وہ پھر نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آیا۔ اور اپنے دل کے خیالات کا اظہار کیا۔ انھوں نے جواب دیا کہ تم دعا کے واسطے آئے تھے۔ تو مینے سوچا کہ اس کے ساتھ کچھ سابقہ تعلق نہیں ہے۔ اس کے واسطے دعا کے لئے جوش کس طرح پیدا ہو۔ پھر دل کا تعلق پیدا کرنے کے واسطے مینے دودھ چانول منگوئے۔ ایسا ہی بابا فرید کا ذکر ہے کہ ایک شخص کا قبیلہ گم ہو گیا تھا۔ وہ اُن سے دعا منگوانے کے واسطے آیا انھوں نے کہا ہمارے واسطے کچھ حلوا لاؤ۔ جب وہ حلوائی کے پاس حلوا لانے کے واسطے گیا تو جس کا غنڈہ حلوائی حلوا دینے لگا وہ اس کا اپنا قبیلہ ہی تھا۔ اس نے اپنا قبیلہ تو قابو کر لیا اور حلوا لے کر آیا۔ انھوں نے فرمایا۔ اب حلوے کی ضرورت نہیں رہی جا ۱ اپنے بچوں کو کھلا دے۔

(حضرت خلیفہ اول) بخیر احمدی جس طرح سلام کرے اسی طرح تم بھی سلام کا جواب دو۔

الوصیت

الا اے کہ ہشیاری و پاک زاد
سن لے مرد ہشیار پاکیزہ راہ
بدیں دار فانی دل خود میند
تو اس دار فانی میں دل مت رگا
اگر باز باشد ترا گوش ہوش
تری عقل کے کان گر ہوں کھلے
کہ اے طعمہ من پس از چند روز
کہ اے میرے لقمے پس از چند روز
ہر آں کو بدنیائے دُوں مبتلاست
جو دنیا کے دُوں میں پٹوا مبتلا
بُرمست آنکہ بر موت دار دنگاہ
ہے ناجی جسے موت پر ہے نگاہ
سفر کردہ پیش از سفر سوئے یار
مسافر ہوا وہ تو قبل از سفر
پئے دارِ عقبی کمر بستہ چست
کمر بستہ از بہر عقبی سدا
چو کارِ حیات است کارِ نہاں
تری زندگی ہے نہاں در نہاں
جہنم کزو داد فراقاں خبر
جہنم کہ دی جکی حق نے خبر
چو آخر ز دنیا سفر کردن است
جب اس گھر سے جانا ہوا لا بدی

پئے حرص دُنیا مدہ دیں بیاد
نہ کر دین کو دنیا کی خاطر تباہ
کہ دار و نہاں را بخش صد گزند
ہے کھٹکا سدا اس میں نقصان کا
ز گورت ندائے در آید گوش
ندا گور سے اپنی تو یہ سنے
پئے فکر دُنیا کے دُوں کم بسوز
ہے دنیا کی خاطر یہ کیوں اتنا سوز
گرفتار رنج و عذاب و عناست
رہا زندگی بھر دُکھوں میں پھنسا
بریدہ ز دُنیا دو دیدہ براہ
کہ دنیا سے کٹ کر ہوا رو براہ
کشیدہ ز دُنیا ہمہ رخت و بار
نہ کی رخت دنیا پہ مطلق نظر
رہا کردہ سامانِ این خانہ سُست
دیئے اس نے دنیا کے سامان بھلا
ہماں بہ کہ دل گبلی زیریں مگال
یہ بہتر ہے تو دل لگائے نہیاں
ہمیں حرص دُنیاست جانِ پدر
بھی حرص دُنیا کے جانِ پدر
چو روزے ازیں رہ گذر کردن است
جب اس رہ سے گزریگا ہر آدمی

صاف دین کی محنت و کمالت میں بہت سے مشکلات آسان ہو جاتے ہیں۔ کونو نفع الصلا و فیہن۔

چرا عاقلے دل بہ بند دراز
تو کیوں دل کو عاقل لگائے جہاں
یدیں قحبہ بستن دل خود خطاست
نہ اس قحبہ سے چاہیے دل لگی
چہ حاصل ازیں دلستان دورنگ
یہ دو رنگی ہے قتل کرتی تجھے
چرا دل نہ بندی بدایں دلستاں
تو کیوں دل خدا سے لگاتا نہیں
برو! فکر انجام کن اے غوی
کر انجام کی فکر سن اے غوی
عروسی بود نوبت ماتمت
عروسی ہو نوبت تری موت کی

کہ ناگہ وزد بر گل او خزاں
چلے باغ پر جس کے بادِ خزاں
کہ ایں دشمن دین و صدق و صفا
کہ دشمن ہے یہ دین و ایمان کی
کہ گاہے بصلحت کشد گاہ بجنگ
کبھی صلح سے اور کبھی جنگ سے
کہ ہر ش رہاند ز بند گراں
تو کیوں بند سے دل چھڑاتا نہیں
ز سعدی شنوگر ز من نشنوی
یہی بات سعدی نے بھی ہے کہی
اگر بر نکوئی بود خاتمت
اگر ختم نیکی پہ ہو زندگی

تسبیح کا پھیرنا

(از حضرت مسیح موعود۔ از احکم ۱۰ جون ۱۹۰۳ء)

بجی توبہ اور استغفار۔ عذاب الہی و مصائب کو روکتے ہیں۔ ماکات اللہ یغفر لہم و لہم یستغفرون۔

تسبیح کر نیوالے کا اصل مقصود گنتی ہوتا ہے اور وہ اس گنتی کو پورا کرنا چاہتا ہے۔ اب تم خود سمجھتے ہو کہ یا تو وہ گنتی پوری کرے اور یا توجہ کرے اور یہ صاف بات ہے کہ گنتی کو پوری کر نیکی فکر کر نیوالے کی توبہ کر ہی نہیں سکتا۔ انبیاء علیہم السلام اور کاملین لوگ جنکو اللہ تعالیٰ کی محبت کا ذوق ہوتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کے عشق میں فنا شدہ ہوتے ہیں انھوں نے گنتی نہیں کی اور نہ اسکی ضرورت سمجھی۔ اہل حق توبہ وقت خدا کو یاد کرتے رہتے ہیں۔ انکے لئے گنتی کا سوال اور خیال ہی بیہودہ ہے۔ کیا کوئی اپنے محبوب کا نام گن کر لیا کرتا ہے۔ اگر سچی محبت اللہ تعالیٰ سے ہو اور پوری توبہ الی اللہ ہو تو میں نہیں سمجھ سکتا کہ گنتی کا خیال پیدا ہی کیوں ہوگا۔ وہ تو اسی ذکر کو اپنی روح کی غذا سمجھتا ہے اور حقیقتاً کثرت سے کرے گا۔ زیادہ لطف و ذوق محسوس کرے گا اور اس میں اور ترقی کرے گا لیکن اگر محض گنتی مقصود ہوگی تو وہ اسے ایک بیکار سمجھ کر پورا کرنا چاہے گا۔

در شمس اردو مصنفہ حضرت مسیح موعود۔ محمد نابین تاحر کتب قادیان نے تصدیق فرمائی ہے۔ قیمت ۵۰

آگ سے ہمیں مت ڈراؤ۔ آگ ہمارے غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے۔ (اہم حضرت امام الزماں ۱۵)

ہدی علیہ السلام کے دو کام

(حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب اہم کے قلم سے)

اس امر کو اچھی طرح سے یاد رکھنا چاہیے کہ احمد علیہ السلام نے کوئی نیا مذہب نہیں بنایا بلکہ انکی آمد کا مدعا جیسا کہ ان کے مختلف اظہار کے معلوم ہوتا ہے مسلمانوں کو انکی قدیمی پاکیزگی کی طرف رجوع کرنے اور نبی کریم کے صحابہؓ کے نقش قدم پر چلنے کی طرف رہنمائی کرنا تھا لیکن ان مسلمانوں کی زندگیاں پاکیزہ نہیں ہو سکتیں جب تک کہ اسلام کو اسی صورت و شکل میں ظاہر نہ کیا جاوے جو نبی کریم کی آمد کے وقت میں تھا۔ جہالت اور لاندھی کا دور دورہ ہوئی وجہ سے مسلمان نہ صرف اسلام کے متبرک بانی کی تعلیم سے نا آشنا ہو رہے تھے بلکہ اسلام خود درجے کی بدنام صورت میں پیش کیا جا رہا تھا اور ایسے ایسے عقائد اس میں شامل ہو گئے تھے اور اسکی شاندار شکل بد صورت اور مکروہ نظر آتی تھی۔ ایسی حالت میں مسلمانوں کی زندگی کو پاک کرنا اُس وقت تک ممکن نہ تھا کہ جب تک اسلام کے چمکیلے چہرے سے رنگ اُتارنے اور اُس کا روشن چہرہ دکھانے کی کوشش نہ کی جاتی پس یہی ہدی علیہ السلام کا کام تھا کہ اصل اور حقیقی اسلام کو دنیا کے سامنے پیش کرے۔

(۲) صرف یہی ایک کام نہ تھا بلکہ ایک اور عظیم الشان کام بھی تھا وہ یہ کہ مسلمانوں کی بگڑی ہوئی صورت اور اسلام کی قابل رحم حالت کو دیکھ کر مختلف مذاہب نے ہر طرف سے اسلام پر زور و شور سے حملے کرنے شروع کئے۔ عیسائی کے لیڈر بنے اور لٹنر اعتراضات اسلام پر کئے کہ مسلمانوں کو اسکی سچائی پر شک پڑنے شروع ہو گئے۔ کیونکہ ان کو ان سوالات کا کوئی جواب دینے والا نظر نہ آیا ہزاروں محمد رسول اللہ کے دین کو ترک کر دیا اور سچی مذہب قبول کر لیا پس یہ حالت مقتضی ہوئی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودہ مطابق وہ خود ناموس و معوث ہو جو ان سوالات کی تردید کر سکے۔ اور دوسرے مذاہب پر اسلام کی سچائی کو آسانی نشانات سے قائم کرے۔

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	
جمعه	۱	۵	۱۱	۲۱	۱۸																										
جمعہ	۲	۴	۱۲	۲۲	۱۹																										
ہفتہ	۳	۶	۱۳	۲۳	۲۰																										
اتوار	۴	۸	۱۴	۲۴	۲۱																										
پیر	۵	۹	۱۵	۲۵	۲۲																										
منگل	۶	۱۰	۱۶	۲۶	۲۳																										
بدھ	۷	۱۱	۱۷	۲۷	۲۴																										
جمعرات	۸	۱۲	۱۸	۲۸	۲۵																										
جمعہ	۹	۱۳	۱۹	۲۹	۲۶																										
ہفتہ	۱۰	۱۴	۲۰	۳۰	۲۷																										
اتوار	۱۱	۱۵	۲۱	۳۱	۲۸																										
پیر	۱۲	۱۶	۲۲	۳۲	۲۹																										
منگل	۱۳	۱۷	۲۳	۳۳	۳۰																										
بدھ	۱۴	۱۸	۲۴	۳۴	۳۱																										
جمعرات	۱۵	۱۹	۲۵	۳۵	۳۲																										
جمعہ	۱۶	۲۰	۲۶	۳۶	۳۳																										
ہفتہ	۱۷	۲۱	۲۷	۳۷	۳۴																										
اتوار	۱۸	۲۲	۲۸	۳۸	۳۵																										
پیر	۱۹	۲۳	۲۹	۳۹	۳۶																										
منگل	۲۰	۲۴	۳۰	۴۰	۳۷																										
بدھ	۲۱	۲۵	۳۱	۴۱	۳۸																										
جمعرات	۲۲	۲۶	۳۲	۴۲	۳۹																										
جمعہ	۲۳	۲۷	۳۳	۴۳	۴۰																										
ہفتہ	۲۴	۲۸	۳۴	۴۴	۴۱																										
اتوار	۲۵	۲۹	۳۵	۴۵	۴۲																										
پیر	۲۶	۳۰	۳۶	۴۶	۴۳																										
منگل	۲۷	۳۱	۳۷	۴۷	۴۴																										
بدھ	۲۸	۳۲	۳۸	۴۸	۴۵																										
جمعرات	۲۹	۳۳	۳۹	۴۹	۴۶																										
جمعہ	۳۰	۳۴	۴۰	۵۰	۴۷																										
ہفتہ	۳۱	۳۵	۴۱	۵۱	۴۸																										

انسان جب قدرتی اور آگے حسن اصرار کو پہچان لینا ہے تب لازماً میں ذوق آتا ہے۔ (حضرت مسیح موعود)

وفات مسیح ناصری

(۱) کَانَ يٰۤاَكْلًا لِّلطَّعَامِ - یعنی حضرت عیسیٰ اور ان کی والدہ کھانا کھایا کرتے تھے۔ اب اگر عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں تو ضرور کھانا کھاتے ہونگے۔ لیکن بول و براز سے آسمانی جگہ مبرا ہے۔ اس کا کیا جواب ہے اور دوسری صورت اگر کھانا نہیں کھاتے تو قرآن کریم فرماتا ہے۔
وَمَا جَعَلْنَاهُمْ جَسَدًا اَكْلًا يٰۤاَكْلُوْنَ الطَّعَامَ وَمَا كَانُوْا خٰلِدِيْنَ
یعنی ہم نے نبیوں کے جسم کی ساخت ایسی نہیں رکھی کہ وہ کھانے سے مستغنی ہوں +

(۲) وَالسَّلَامُ عَلٰی يَوْمٍ وُلِدْتُ وَيَوْمَ اَمُوْتُ وَيَوْمَ اُبْعَثُ
حقیقاً۔ یعنی سلامتی ہے مجھ پر ولادت کے دن اور موت کے دن اور بعثت بعد الموت کے دن۔

اس میں صرف تین موقعوں کا ذکر ہے جبکہ یہ آیت ہو ہو سکتی ہے علیہ السلام جیسی ہے پھر عیسیٰ علیہ السلام کے چار واقعات کس طرح مانے جا سکتے ہیں۔ غیر احمدیوں کی بات تب درست ہو سکتی تھی جبکہ قرآن کریم میں ولادت - رفع آلی اسماء - موت - بعثت بعد الموت - ان چار باتوں کا ذکر ہوتا۔ لیکن ایسا نہیں تو سچ عیسیٰ علیہ السلام کی طرح ہوئے۔ پس اگر وہ وفات پا گئے تو یہ بھی وفات پا گئے۔ انا لمر وانا الیہ راجعون۔
(۳) وَاَوْصَانِي بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَيًّا۔
یعنی مجھ کو حکم دیا گیا ہے کہ نماز پڑھتا رہوں اور زکوٰۃ دیتا رہوں جب تک میں زندہ رہوں۔ اب اگر انکو زندہ مانا جائے تو وہ نماز پڑھتے ہونگے اور زکوٰۃ دیتے ہونگے۔ لیکن کونسی نماز موسوی یا اسلامی۔ اگر موسوی نماز پڑھتے ہیں۔ تو شریعت موسوی منسوخ نہیں ہوئی۔ اور اگر اسلامی نماز پڑھتے ہیں تو یہ نماز کس نے سکھائی۔ اسی طرح زکوٰۃ کا کیا عمل ہوگا کیونکہ یہ دونوں باتیں انکی زندگی سے وابستہ ہیں +

مقام	مقام	مقام	مقام	مقام	مقام
آوار	۱	۶	۱۳	۲۲	۲۰
پیر	۲	۷	۱۳	۲۳	۲۱
شکل	۳	۸	۱۴	۲۴	۲۲
بدھ	۴	۹	۱۵	۲۵	۲۳
جمرات	۵	۱۰	۱۶	۲۶	۲۴
جمعہ	۶	۱۱	۱۷	۲۷	۲۵
ہفتہ	۷	۱۲	۱۸	۲۸	۲۶
اتوار	۸	۱۳	۱۹	۲۹	۲۷
پیر	۹	۱۴	۲۰	۳۰	۲۸
شکل	۱۰	۱۵	۲۱	۳۱	۲۹
بدھ	۱۱	۱۶	۲۲	۳۲	۳۰
جمرات	۱۲	۱۷	۲۳	۳۳	۳۱
جمعہ	۱۳	۱۸	۲۴	۳۴	۳۲
ہفتہ	۱۴	۱۹	۲۵	۳۵	۳۳
اتوار	۱۵	۲۰	۲۶	۳۶	۳۴
پیر	۱۶	۲۱	۲۷	۳۷	۳۵
بدھ	۱۷	۲۲	۲۸	۳۸	۳۶
جمرات	۱۸	۲۳	۲۹	۳۹	۳۷
جمعہ	۱۹	۲۴	۳۰	۴۰	۳۸
ہفتہ	۲۰	۲۵	۳۱	۴۱	۳۹
اتوار	۲۱	۲۶	۳۲	۴۲	۴۰
پیر	۲۲	۲۷	۳۳	۴۳	۴۱
شکل	۲۳	۲۸	۳۴	۴۴	۴۲
بدھ	۲۴	۲۹	۳۵	۴۵	۴۳
جمرات	۲۵	۳۰	۳۶	۴۶	۴۴
جمعہ	۲۶	۳۱	۳۷	۴۷	۴۵
ہفتہ	۲۷	۳۲	۳۸	۴۸	۴۶

سمازیں کے لئے اسلام تقابلاً رہنے کی تین چیزیں ہیں۔ قرآن - سنت - حدیث